جمعہ | 28-نومبر 1997ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
CPL 61
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 47-82 نمبر 266 | جمعہ 27 رجب 1418ھ 28 نبوت 1376ش 28-نومبر 1997ء

بدیوں کے ترک کرنے کے ساتھ نیکیاں بھی بجالانی ضروری ہیں

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔
جب انسان کامل طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود اور اس کی صفات پر ایمان لاتا ہے اور اس کے ساتھ اسے ایک صافی تعلق پیدا ہوتا ہے دنیا اور اس کی چیزیں اس کی نظر میں فنا ہو جاتی ہیں اور اہل دنیا کی تعریف یا مذمت کا اسے کوئی خیال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اس مقام پر جب انسان پہنچتا ہے تو وہ فنا کو زیادہ پسند کرتا ہے اور تنہائی اور تخلیہ کو عزیز رکھتا ہے۔
غرض بدیوں کے ترک پر اس قدر ناز نہ کرو جب تک نیکیوں کو پورے طور پر ادا نہ کروگے اور نیکیاں بھی ایسی نیکیاں جن میں ریا کی ملونی نہ ہو۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 665)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اگر کوئی یہ شبہ پیش کرے کہ خدا نہیں ہے' تو یہ بڑی بیہودہ بات ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی نادانی اور بیوقوفی نہیں ہے' جو خدا کا انکار کیا جاوے۔ دنیا میں دو گواہوں کے کہنے سے عدالت ڈگری دے دیتی ہے۔ چند گواہوں کے بیان پر جان جیسی عزیز چیز کے خلاف عدالت فتویٰ دے دیتی ہے اور پھانسی پر لٹکا دیتی ہے۔ حالانکہ شہادتوں میں جعل اور سازش کا اندیشہ ہی نہیں یقین ہوتا ہے۔ لیکن خدا کے متعلق ہزاروں لاکھوں انسانوں نے جو اپنی قوم اور ملک میں مسلّم راستباز نیک چلن تھے۔ شہادت دی ہو' اسے کافی نہ سمجھا جاوے۔ اس سے بڑھ کر حماقت اور ہٹ دھرمی کیا ہوگی کہ لاکھوں مقدسوں کی شہادت موجود ہے اور پھر انہوں نے اپنی عملی حالت سے بتا دیا ہے اور خون دل سے یہ شہادت لکھ دی ہے کہ خدا ہے اور ضرور ہے۔ اس پر بھی اگر کوئی انکار کرتا ہے' تو وہ بیوقوف ہے اور پھر عجیب تو یہ بات ہے کہ کسی معاملہ میں رائے دینے کے لئے ضروری ہے کہ اس کا علم ہو۔ جس شخص کو علم ہی نہیں' وہ رائے دینے کا کوئی حق نہیں رکھتا۔ رائے زنی کرے تو کیا وہ احمق اور بیوقوف نہ کہلائے گا' بلکہ دوسرے دانشمند اس کو شرمندہ کریں گے کہ احمق جبکہ تجھے واقفیت ہی نہیں' تو پھر تو رائے کس طرح دیتا ہے۔ اس طرح پر جو خدا کی نسبت کہتے ہیں کہ وہ نہیں ہے۔ ان کا کیا حق ہے کہ وہ رائے دیں جبکہ الٰہیات کا علم ہی ان کو نہیں ہے اور انہوں نے کبھی مجاہدہ ہی نہیں کیا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 408)

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب واقف زندگی انچارج خلافت لائبریری ربوہ لکھتے ہیں۔
برادرم مکرم محمد رشید الدین صاحب جو مکرم چوہدری محمد علیم الدین صاحب امیر جماعت احمدیہ اسلام آباد کے چھوٹے بھائی اور خاکسار کے ماموں زاد بھائی ہیں کراچی میں زیادہ بیمار ہیں اور کمزوری بہت ہو چکی ہے۔ برادرم مکرم بے حد مخلص سلسلہ کے فدائی ہیں اپنے حلقہ کے زعیم انصار اللہ بھی رہے ہیں۔ احباب سے ان کی صحت کاملہ اور عمر میں برکت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے۔

تقریب شادی

○ مکرم صفی الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ لکھتے ہیں۔ عزیزم اظفر مقبول صاحب کی شادی ہمراہ عزیزہ بشریٰ اقبال صاحبہ بنت مکرم شیخ اقبال احمد صاحب مورخہ 7۔ نومبر 1997ء فیصل آباد میں ہوئی۔ عزیز کا نکاح خاکسار صفی الرحمٰن خورشید نے مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔ اور محترم چوہدری غلام دستگیر صاحب امیر جماعت احمدیہ فیصل آباد نے دعا کروائی۔ اگلے روز کوارٹر تحریک جدید دارالنصر میں ولیمہ کا اہتمام کیا گیا اور محترم قریشی محمد انور صاحب نائب ناظر مال آمد نے دعا کروائی عزیزم اظفر مقبول صاحب اور عزیزہ بشریٰ اقبال محترم مرزا بشیر احمد صاحب آف لنگروال کے نواسہ اور نواسی ہیں اور عزیزہ بشریٰ اقبال محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر فیصل آباد کی پوتی ہیں۔ احباب سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سابق باغبان ناصر آباد محمود آباد سٹیٹ ابن حضرت میاں سلطان احمد صاحب درویش قادیان و رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ بعمر 80 سال مورخہ 25-نومبر 1997ء کو شام پانچ بجے وفات پا گئے۔ اگلے روز بعد عصر بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ بوجہ موصی ہونے کے بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (مقامی) نے دعا کروائی۔
موصوف مکرم حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ انصار اللہ پاکستان کے والد تھے۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

اللہ کے فرمانبردار بندے اپنے عہد سے کبھی غافل نہیں ہوتے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق میں صداقت نظر آتی ہے۔ اس کا دنیا کو فائدہ پہنچ رہا ہے کیونکہ اس سے انتظام صحیح چلتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو تو انتظام بگڑ جائے۔ اگر آگ ہمیشہ جلانے کی بجائے کبھی ٹھنڈا بھی کرتی تو بہت مشکل پڑتی۔ مثلاً آگ کے ذریعہ روٹی پکتی ہے۔ اگر کبھی ایسا ہوتا کہ روٹی پکنے کی بجائے پانی ہو کر بہہ جاتی تو کس طرح مشکل پڑتی آج جس طرح ایک جاہل سے بھی جاہل روٹی یقین سے پکاتا ہے اس وقت یہ یقین اٹھ جاتا۔ اسی طرح پانی پیاس بجھاتا ہے۔ اگر یہ ہوتا کہ کبھی پیاس بڑھا بھی دیتا۔ ٹھنڈ پہنچانے کی بجائے آگ لگاتا تو تمام دنیا کا کام درہم برہم ہو جاتا۔
ہمیں اس قانون سے فائدہ یہ ہے کہ ہر ایک چیز اپنے کام میں ہے۔ اگر وہ چیز اپنا کام چھوڑ دے تو نتیجہ خراب پیدا ہوگا۔ عورت آٹا گوندھتی ہے اس کو یقین ہے کہ جب آٹے میں پانی ڈالا جائے گا تو وہ گوندھا جائے گا۔ لیکن اگر اس کا یہ یقین اٹھ جائے اور اس کو معلوم ہو کہ آٹا پانی ملنے سے کبھی آگ بھی بن جایا کرتا ہے تو وہ کب گوندھنے کی کوشش کرے گی۔ یا اگر پانی کے متعلق یہ معلوم ہو کہ کبھی پیاس بجھانے کی بجائے پیاس کو اور بھڑکاتا اور انتڑیوں کو کاٹ ڈالتا ہے تو کون ہے جو

باقی صفحہ 7 پر

خدا تم سے کیا چاہتا ہے۔ بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

28 نبوت 1376 ہش   28 نومبر 1997ء

دو طرفہ محبت

اپنے آپ کو اچھا سمجھنا تو بہت آسان ہے بلکہ نہ صرف آسان ہے انسان کی فطرت میں یہ بات رکھی گئی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اچھا ہی سمجھتا ہے۔ اگرچہ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں دوسرے انسانوں میں خواہ وہ اس سے اچھے ہی کیوں نہ ہوں وہ کیڑے نکالتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر اعتراض کرتا ہے۔ ان کو ایسی نظر سے دیکھتا ہے گویا ان میں کوئی اچھائی ہے ہی نہیں۔ بہت کم لوگ ہیں جو دوسروں کو بھی اچھی نظر سے دیکھتے ہوں۔ ان کے متعلق اچھا خیال رکھتے ہوں۔ کسی سے بات کریں تو ان کی تعریف کرنے سے گریز نہ کریں۔ لیکن جہاں تک اپنے متعلق سوچنے کا سوال ہے۔ انسان عام طور پر یہی سمجھتا ہے کہ وہ خود تو بہت اچھا ہے اور یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش نہیں کرتا۔ یہاں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ بہت کم لوگ ایسے ہیں جو اپنا تجزیہ کرتے ہوں۔ اپنا جائزہ لیتے ہوں اور سمجھتے ہوں کہ انہیں اپنے اخلاق کو مزید بلند کرنے کی ضرورت ہے۔ اپنے کردار کو مزید بہتر بنانے کی ضرورت ہے۔ عام طور پر ہم جو کچھ بھی ہیں سمجھتے ہیں کہ بالکل ٹھیک ہیں۔ حالانکہ اگر ہم اپنا تجزیہ کریں ہم اپنے اقوال اور اعمال کا جائزہ لیں اور اپنی طرف ذرا تیکھی نظر سے دیکھیں تو ہمیں معلوم ہو جائے گا کہ ہمیں بھی بہتر بننے کی ضرورت ہے۔ جو کچھ ہم ہیں اچھے ہی سہی لیکن اس سے بھی زیادہ اچھے بننا ضروری ہے۔ اور بن بھی سکتے ہیں۔ اسی لئے تو کہتے ہیں کہ ہر روز سونے سے پہلے انسان کو خود اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ دن بھر اس نے کیا کچھ کیا ہے کیا کچھ نہیں کیا۔ کیا وہ جو سب کچھ کر سکتا تھا کر سکا ہے یا نہیں۔ یا ہر وہ بات جس سے اسے گریز کرنا چاہئے تھا۔ اس سے اس نے گریز کیا ہے یا نہیں اور یہ جائزہ لیتے ہوئے انسان کو یہ عزم اور ارادہ کرنا چاہئے کہ جو کچھ اسے کرنا چاہئے تھا اور وہ نہیں کر سکا وہ آنے والے وقت میں کرے گا۔ اور جو کچھ اسے نہیں کرنا چاہئے تھا اور اس سے ہو گیا ہے اس سے وہ گریز کرے گا۔ یہ جائزہ نہایت ضروری ہے لیکن عام طور پر لوگ ایسا کرتے نہیں۔ عام طور پر سمجھا یہی جاتا ہے کہ جو کچھ ہم نے کیا ہے وہ ٹھیک ہی تھا۔ اگر ہم بڑی تیکھی نظر سے اپنا جائزہ لیں تو پھر ہمیں پتہ چلے گا اور ہمیں اس پر ندامت ہو گی کہ جو کچھ ہمیں کرنا چاہئے تھا وہ ہم نہیں کر سکے۔ اور اگر ندامت ہو گی تو یقیناً بہتری کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم ایسا کریں۔ ایک خاص بات جس کا ہمیں جائزہ لینا چاہئے وہ یہ ہے کہ ہم یہ تو کہتے نہیں تھکتے کہ ہم خدا تعالیٰ کے وجود پر ایمان لاتے ہیں اور ہم اس سے محبت رکھتے ہیں لیکن ہم اس بات کی طرف توجہ نہیں دیتے کہ خدا تعالیٰ بھی ہم سے محبت رکھتا ہے یا نہیں۔ ہم یہ تو سوچتے ہی نہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے کیا آثار ہوتے ہیں اور وہ آثار ہم میں پائے جاتے ہیں یا نہیں۔ اگر ہم ایسا نہیں کرتے اور واقعی اکثر اوقات اکثر لوگ ایسا نہیں کرتے تو ہمارا یہ کہنا کہ ہم خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں بے معنی سی بات ہے۔ محبت تو ایسی آگ ہے کہ دو طرفہ ہونی چاہئے۔ کہتے ہیں نا کہ دونوں طرف ہو آگ برابر لگی ہوئی۔ بندہ خدا کو چاہے اور خدا بندے کو چاہے۔ بندہ خدا سے محبت کرے خدا بندے سے محبت کرے۔ وہ یہ بھی سوچ کہ خدا سے محبت کرنے کا دعویٰ تو کر لیتا ہے لیکن کیا وہ ہر وہ بات ماننے کے لئے اور اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہے جو خدا تعالیٰ بتاتا ہے۔ کیونکہ محبت کا تقاضا یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہر بات مانے۔ اگر کوئی بات مان لیتا ہے اور کوئی نہیں مانتا تو یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ چاہئے کہ ہر بات مانے اگر وہ ہر بات مانتا ہے اور اس طرح اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے تو یقیناً اسے یہ بھی دیکھنا چاہئے بلکہ اس پر انتہائی شکر گزاری کا احساس پیدا ہونا چاہئے کہ خدا تعالیٰ اس کی پذیرائی کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ اس کی باتیں مانتا ہے خدا تعالیٰ اس کے لئے ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے جو عام طور پر لوگوں کے لئے پیدا نہیں ہوتے۔ جو سامان وہ اپنے خاص بندوں کے لئے پیدا کرتا ہے۔ جس طرح ان کی حفاظت کرتا ہے۔ جس طرح وہ لوگوں سے انہیں محفوظ رکھتا ہے۔ جس طرح ان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔ جس طرح ان کی ترقیات میں دلچسپی لیتا ہے۔ یہ ساری باتیں اگر کسی شخص کو مل رہی ہیں تو وہ اپنے دعویٰ میں سچا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن اگر خدا تعالیٰ کی محبت کے آثار ظاہر نہیں ہوتے تو یہ بڑی پریشانی والی بات ہونی چاہئے کہ ہم اپنی طرف سے کہیں کہ ہم خدا سے محبت کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کی محبت کے کوئی آثار ہی ظاہر نہ ہوں۔

پس یہ نہایت ضروری ہے کہ ہم اس بات کا تجزیہ کرتے رہیں۔ اس بات کا جائزہ لیتے رہیں اور اس بات کے لئے کوشاں رہیں کہ خدا تعالیٰ کی محبت کے آثار بھی ہماری زندگی میں ظاہر ہوں۔ نہ صرف ہماری آنکھیں دیکھ سکیں بلکہ ان آثار کو دنیا بھی دیکھ سکے۔ دوسرے لوگوں پر بھی یہ بات ظاہر ہونے لگے کہ ہم جو کہتے ہیں کہ ہمیں خدا سے محبت ہے تو اس کے جواب میں خدا تعالیٰ بھی ہم سے محبت کرتا ہے۔

پس آیئے ہم اس بات کا ہمیشہ جائزہ لیتے رہیں اور جہاں جہاں ہمیں خدا تعالیٰ کی محبت کے آثار نظر آئیں ہم اس کا شکر ادا کریں۔ اور جہاں اس میں کمی نظر آئے وہاں ہم اپنی محبت کو پہلے سے بڑھانا شروع کریں۔ اور ہر ممکن کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری پذیرائی کرے۔ اور کوئی ایسی بات نہ ہو جو یہ ظاہر کرے کہ خدا تعالیٰ ہم سے محبت نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ ہم اس سے ایسی محبت کریں کہ وہ بھی ہم سے محبت کرنے لگے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

میری سنو اور اپنی سناؤ
یُوں مٹتے ہیں دِل کے گھاؤ
مرہم کا پھاہا ہیں باتیں
جن میں پیار ہو اور لگاؤ
نفرت کو نفرت سے چھوڑو
غیروں سے بھی پیار بڑھاؤ

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

پاکوں کے دل میں شیطانی خیال مستحکم نہیں ہو سکتا۔ اور اگر کوئی تیرتا ہوا سرسری وسوسہ ان کے دل کے نزدیک آ بھی جائے تو جلد تر وہ شیطانی خیال دور اور دفع کیا جاتا ہے اور ان کے پاک دامن پر کوئی داغ نہیں لگتا۔ (کلام الٰہی) میں اس قسم کے وسوسہ کو جو ایک کم رنگ اور ناپختہ خیال سے مشابہ ہوتا ہے طائف کے نام سے موسوم کیا ہے۔ اور لغت عرب میں اس کا نام طائف اور طوف اور طیف اور طیف بھی ہے اور اس وسوسہ کا دل سے نہایت ہی کم تعلق ہوتا ہے۔ گویا نہیں ہوتا۔ یا یوں کہو کہ جیسا کہ دور سے کسی درخت کا سایہ بہت ہی خفیف سا پڑتا ہے ایسا ہی یہ وسوسہ ہوتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے قوت نبوت اور نور حقیقت کے ساتھ شیطانی القاء کو ہرگز نزدیک آنے نہیں دیا اور اس کے ذب اور دفع میں فوراً مشغول ہو گئے۔ اور جس طرح نور کے مقابل پر ظلمت ٹھہر نہیں سکتی اسی طرح شیطان ان کے مقابل پر نہیں ٹھہر سکا۔ اور بھاگ گیا۔ یہی (یقیناً میرے بندوں پر ان کا تسلط نہیں ہوگا) کے صحیح معنے ہیں کیونکہ شیطان کا سلطان یعنی تسلط درحقیقت ان پر ہے جو شیطانی وسوسہ اور (-) کو قبول کر لیتے ہیں۔ لیکن جو لوگ دور سے نور کے تیر سے شیطان کو مجروح کرتے ہیں اور اس کے منہ پر زجر اور توبیخ کا جوتا مارتے ہیں اور وہ اپنے منہ سے وہ کچھ بکے جائے۔ اس کی پیروی نہیں کرتے۔ وہ شیطانی تسلط سے مستثنیٰ ہیں۔ مگر چونکہ ان کو خدا تعالیٰ ملکوت السموت والارض دکھانا چاہتا ہے اور شیطان ملکوت الارض میں سے ہے اس لئے ضروری ہے کہ وہ مخلوقات کے مشاہدے کا دائرہ پورا کرنے کے لئے اس عجیب الخلقت وجود کا چہرہ دیکھ لیں اور کلام سن لیں جس کا نام شیطان ہے۔ اس سے ان کے دامن تنزہ اور عصمت کو کوئی داغ نہیں لگتا۔ حضرت مسیحؑ سے شیطان نے اپنے قدیم طریق وسوسہ اندازی کے طرز پر شرارت سے ایک درخواست کی تھی سو ان کی پاک طبیعت نے فی الفور اس کو رد کیا۔ اور قبول نہ کیا۔ اس میں ان کی کوئی کسر شان نہیں۔ کیا بادشاہوں کے حضور میں کبھی بدمعاش کلام نہیں کرتے؟ سو ایسا ہی روحانی طور سے شیطان نے یسوعؑ کے دل میں اپنا کلام ڈالا۔ یسوعؑ نے اسی کو قبول نہ کیا۔ بلکہ رد کیا۔ سو یہ تو قابل تعریف بات ہوئی۔ اس سے کوئی نکتہ چینی کرنا حماقت اور روحانی فلاسفی کی بے خبری ہے۔ لیکن جیسا کہ یسوعؑ نے اپنے نور کے تازیانہ سے شیطانی خیال کو دفع کیا اور اس کے الہام کی پلیدی فی الفور ظاہر کر دی۔ ہر ایک زاہد اور صوفی کا یہ کام نہیں۔ سید عبد القادر جیلانی فرماتے ہیں کہ ایک

شیطان نے کہا

کہ اے عبد القادر تیری عبادتیں قبول ہوئیں اب جو کچھ دوسروں پر حرام ہے تیرے پر حلال اور نماز سے بھی اب تجھے فراغت ہے۔ جو چاہے کر۔ تب میں نے کہا کہ اے شیطان دور ہو۔ وہ باتیں میرے لئے کب روا ہو سکتی ہیں جو نبی علیہ السلام پر روا نہیں ہوئیں۔ تب شیطان مع اپنے سنہری تخت کے میری آنکھوں کے سامنے گم ہو گیا۔ اب جبکہ عبد القادر جیسے اہل اللہ اور مرد فرد (—) ہوا تو دوسرے عامۃ الناس جنہوں نے ابھی اپنا سلوک بھی تمام نہیں کیا وہ کیونکر اس سے بچ سکتے ہیں۔ اور ان کو وہ نورانی آنکھیں کہاں حاصل ہیں تا سید عبد القادرؒ اور حضرت مسیح علیہ السلام کی طرح (—) شناخت کر لیں۔

○○○

مکالمہ الٰہیہ کے وقت میں جو انسان کو ایک قسم کی نیند اور غنودگی آتی ہے جس غنودگی کی حالت میں خدا کا کلام دل پر نازل ہوتا ہے وہ غنودگی اسباب مادیہ کی حکومت اور تاثیر سے بالکل باہر ہے۔ اور اس جگہ طبعی کے تمام اسباب اور علل معطل اور بے کار رہ جاتے ہیں۔ مثلاً جب ایک صادق انسان جس کا درحقیقت خدا تعالیٰ سے محبت اور وفا کا تعلق ہے اپنے اس جوش تعلق میں اپنے رب کریم سے کسی حاجت کے متعلق کوئی سوال کرتا ہے تو ایسا ہوتا ہے کہ وہ ابھی اسی دعا میں مشغول ہوتا ہے کہ ناگاہ ایک غنودگی اس پر طاری ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی آنکھ کھل جاتی ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اس سوال کا جواب اس غنودگی کے پردہ میں نہایت فصیح بلیغ الفاظ میں اس کو مل جاتا ہے۔ وہ الفاظ اپنے اندر ایک شوکت اور لذت رکھتے ہیں اور ان میں الوہیت کی طاقت اور قوت چمکتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔ اور میخ آہنی کی طرح دل کے اندر دھنس جاتے ہیں۔ اور وہ الہامات اکثر غیب پر مشتمل ہوتے ہیں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب ایک سوال کے بعد وہ صادق بندہ اسی پہلے سوال کے متعلق کچھ اور عرض کرنا چاہتا ہے یا کوئی نیا سوال کرتا ہے تو پھر غنودگی اس پر طاری ہو جاتی ہے اور ایک سیکنڈ تک یا اس سے بھی کم تر حال میں وہ غنودگی کھل جاتی ہے۔ اور اس میں سے پھر ایک پاک کلام نکلتا ہے جیسے ایک میوہ کے غلاف میں سے اس کا مغز نکلتا ہے۔ وہ نہایت لذیذ اور پرشوکت ہوتا ہے۔ اسی طرح وہ خدا جو نہایت کریم اور رحیم اور اخلاق میں سب سے بڑھا ہوا ہے ہر ایک سوال کا جواب دیتا ہے اور جواب دینے میں نفرت اور بیزاری ظاہر نہیں کرتا یہاں تک کہ اگر ساٹھ یا ستر یا سو دفعہ سوال کیا جائے تو اس کا جواب اسی صورت اور اسی پیرائے میں دیتا ہے۔ یعنی ہر

باقی صفحہ 7 پر

دل گناہ کی تاریکی اور زنگ سے صاف ہو جائیں تو شیطان کی حکومت کا استیصال ہو کر دل اللہ تعالیٰ کا عرش بن جاتا ہے۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکارِ عالیہ

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں۔

میں نے اس وقت جو (-) تلاوت کی ہے وہ صبر کے مضمون پر ایک حرف آخر کا مقام رکھتی ہے۔

صبر کے جتنے پہلو ہیں یعنی صبر کی حقیقت' اس کا طریق' اس کا بہترین مصرف اور اس کے مقاصد یعنی یہ کہ صبر انسان کو کیا کچھ عطا کر سکتا ہے۔ یہ ساری باتیں اس میں (-) بیان ہو گئی ہیں۔

جہاں تک صبر کے عام مفہوم یعنی غیر مذہبی یا عام دنیوی تصور کا تعلق ہے اس میں بے چارگی اور بے اختیاری کے معنے نمایاں طور پر پائے جاتے ہیں۔ یعنی ایسا غم اور ایسی مصیبت جو کسی کو مغلوب کرے اور جس کے مقابلے کی انسان کوئی طاقت نہ پاتا ہو اور کوئی چارہ نہ دیکھتا ہو کہ کس طرح مصائب کے چنگل سے نکل سکے۔ اس وقت دل میں جو کیفیت پیدا ہوتی ہے اسے دنیوی مفہوم میں صبر کہتے ہیں۔ ایسے صبر کا نتیجہ عموماً ایک اندرونی آگ کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے جو رفتہ رفتہ انسان کو جلاتی رہتی ہے۔ اس کے نقصانات تو برآمد ہوتے ہیں لیکن اس کے فوائد پہنچنے کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ غرض ایسا صبر جو بے اختیاری کا صبر ہو وہ بعض دفعہ مصیبتوں میں اضافہ کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ مصیبتوں کی یاد پیوستہ ہو جاتی ہے اور بجائے اس کے کہ ایک دکھ آئے اور گزر جائے ایسے صبر کے نتیجہ میں وہ دکھ زندگی کا ایک مستقل حصہ بن جاتا ہے۔ ایک روگ بن جاتا ہے۔ اس کے برعکس (کلام الٰہی) نے صبر کا جو مفہوم بیان کیا ہے وہ اس عام دنیوی مفہوم سے بالکل الگ کر کے بیان کیا گیا ہے۔ (کلام الٰہی) نے صبر کے مضمون کو انتہائی بلند مقام تک پہنچا دیا ہے۔

جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے صبر کا یہ جو عام دنیوی مفہوم ہے اس میں صبر اور عمل کا کوئی جوڑ نہیں ہے۔ جن حالات میں دنیا والے عام طور پر صبر کرتے ہیں ان کو عمل کی کوئی راہ ہی نہیں دکھائی دیتی۔ اس صورت میں صبر بالعموم مایوسی کا پہلو رکھتا ہے۔ لیکن (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اپنے صبر کو ایک فعّال قوت میں تبدیل کرتے رہو۔ صبر کے نتیجہ میں خدا سے دعا مانگو اور مدد چاہو اور کبھی مایوس نہ ہو کیونکہ مایوسی کی صورت میں مدد چاہنے کا کوئی سوال باقی نہیں رہتا۔ تمہارے صبر کے ساتھ امید کا ایک پہلو زندہ رہنا چاہئے۔ صبر کے نتیجہ میں خدا کی طرف مدد کے لئے ہاتھ بڑھاتے رہو اس کامل یقین کے ساتھ کہ کسی نہ کسی وقت اللہ تعالیٰ کی مدد آ کر تمہاری مشکلات کو دور کر دے گی۔ اللہ سے استعانت کے مضمون نے مایوسی کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا اور انتہائی ناممکن حالات میں بھی امید کی ایک لَو روشن کر دی۔ امید کی ایک کرن (صاحب ایمان) کو دکھا دی کہ نجات کا ایک رستہ باقی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنے کا رستہ ہے۔ مصیبت خواہ کتنی گہری ہو اس کا گھیرا کتنا ہی کڑا کیوں نہ ہو (صاحب ایمان) کا صبر اسے ہمیشہ امید کی طرف متوجہ کرتا رہتا ہے۔ پس خدا تعالیٰ سے مدد مانگنے کے مضمون میں اس امید کو ایک زندہ اور فعّال قوت میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

(-) اس مضمون کو آگے بڑھانے والا دوسرا معنی یہ بھی ہے کہ جب خدا سے مدد مانگا کرو تو صبر کے ساتھ مانگا کرو۔ چند دن دعا مانگ کے چھوڑ نہ دیا کرو' دعا میں جلدی نہ کیا کرو' جلدی نتیجے نکلنے کی تمنا رکھتے ہوئے دعا نہ کیا کرو' بلکہ دعا میں بھی صبر کے مضمون کو داخل کر دو۔ تم خدا سے اس طرح مدد مانگو کہ ہمیشہ مانگتے ہی چلے جاؤ اور مدد مانگتے ہوئے کبھی بھی نہ تھکو۔ مدد مانگنے کے اس طریق کو مستقل پکڑ کے بیٹھ رہو۔ اس پہلو سے صبر کا معنی یہ ہے کہ وفا کے ساتھ کسی چیز پر قائم ہو جانا (-) مطلب یہ ہے کہ کامل وفا کے ساتھ دعا میں لگے رہو اور کسی حالت میں بھی دعا کرنی نہ چھوڑو' کسی حالت میں بھی یہ خیال پیدا نہ ہونے دو کہ ہماری دعا چونکہ قبول نہیں ہوئی اس لئے دعا کرنا عبث ہے۔ چنانچہ کلام الٰہی میں انبیاء کی جو دعائیں ملتی ہیں ان میں یہ مضمون بھی بیان ہوا ہے کہ صبر کے ساتھ دعائیں کرنے والے بعض ایسے نبی تھے جنہوں نے آخر خدا کو پکار کے یہ کہا کہ ہماری دعاؤں میں اتنا صبر ہے کہ ہمارے بال سفید ہو گئے' ہماری ہڈیاں گل گئیں اور بظاہر ناممکن ہے کہ اس حالت میں اولاد عطا ہو لیکن اے خدا! میری دعا کا صبر دیکھ کر آج بھی اس یقین کے ساتھ دعا کر رہا ہوں کہ میں تجھ سے دعائیں مانگتے ہوئے کبھی بدنصیب ثابت نہیں ہوا۔ پس صبر کے اس مضمون کو اس (-) نے اور بھی کئی چاند لگا دیئے۔ محاورہ تو چار چاند لگانے کا ہے مگر میں نے عمداً کئی چاند کہا ہے۔ اس طرح یہ مضمون حیرت انگیز طور پر لامحدود ہو جاتا ہے۔ فرمایا صبر کرو استعانت کے ساتھ یعنی خدا سے مدد کی دعا مانگتے ہوئے صبر کرو اور ہمیشہ اس یقین پر قائم رہو کہ تمہاری مصیبت تمہیں مغلوب نہیں کرے گی۔ دوسرے دعا میں صبر کرو اور دعا کا دامن کبھی نہ چھوڑو۔ یہ دو باتیں جب ایک دوسرے کے ساتھ پیوست ہو جاتی ہیں ایک دوسرے کو طاقت دیتی ہیں تو صبر کا مضمون ایک عظیم الشان مضمون بن جاتا ہے اور لامحدود ہو جاتا ہے۔

پھر اس کے ساتھ ہی فرمایا (عبادت) کہ مدد مانگو صبر اور (عبادت) کے ساتھ۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ صبر اور (عبادت) کا آپس میں کیا تعلق ہے۔ تو جاننا چاہئے کہ ان کے کئی تعلق ہیں عبادت کے معنے بھی مختلف ہیں۔ چنانچہ ان مختلف معانی کے ساتھ صبر اور عبادت کا تعلق نئے نئے روپ دھارتا رہتا ہے اور نئی سے نئی شکلوں میں سامنے آتا ہے۔ عبادت کا ایک معنی کوشش اور جدوجہد اور ورزش بھی ہے۔ چنانچہ اس پہلو سے جب ہم (صبر اور عبادت کے ساتھ مدد مانگو) پڑھتے ہیں تو مراد یہ ہوتی ہے کہ محض دعائیں نہ کرو بلکہ ساتھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عمل بھی کرو۔ صبر میں دعا پر محض اس طرح انحصار نہ کرو کہ اے خدا! ہم تو اب کچھ بھی نہیں کرسکتے سب کچھ تجھ پر چھوڑ کر بیٹھ گئے ہیں (اس کو دوسرے لفظوں میں ہاتھ توڑ کر بیٹھ جانا کہتے ہیں) فرمایا (صاحب ایمان) کی یہ شان نہیں ہے جتنی طاقت ہے اس طاقت کو ساتھ ساتھ استعمال کرکے اپنی قوت عمل کو مرنے نہ دو بلکہ اسے بھی ہمیشہ زندہ رکھو۔

پس دعا اور صبر اور (عبادت) کا یہ رشتہ ایک ایسا رشتہ ہے جو (صاحب ایمان) کی زندگی کی ایک عجیب تصویر کھینچتا ہے جو دنیا کے صبر کرنے والوں میں کہیں دکھائی نہیں دیتی۔ فرمایا دعائیں کرتے رہو اور دعاؤں کے ساتھ یہ یقین رکھو کہ تم ناکام نہیں ہوگے۔ پھر اس یقین کے ساتھ ساتھ جس حد تک بھی تمہیں خدا تعالیٰ نے توفیق بخشی ہے اس توفیق کے مطابق عمل کو زندہ رکھو اور ہر میدان میں ہر جہت سے جہاں بھی تمہیں کسی کوشش کا کوئی امکان نظر آئے تم اس کوشش کو نہ چھوڑو کیونکہ (عبادت) میں عمل کا جو مفہوم پایا جاتا ہے اس میں صرف عام عمل مراد نہیں بلکہ ورزش کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے اور یہ مفہوم کوشش کو انتہا تک پہنچانے کے معنے رکھتا ہے یعنی اتنی کوشش کرنا کہ بدن تھک جائے۔ البتہ اس سے زیادہ کوشش انسان کو پھر ہلاک کرنے کا موجب بن سکتی ہے۔ انسان کو اتنی ہی کوشش کرنی چاہئے جو اس کی حد استطاعت کے اندر ہو اس سے آگے نہ بڑھے کیونکہ وہ ورزش جو استطاعت سے آگے بڑھ جائے وہ مار دیا کرتی ہے۔ وہ نقصان پہنچاتی ہے' اسے (عبادت) کہتے ہی نہیں۔ ورزش کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ اتنی کوشش کرو جو تمہیں تھکا تو دے مگر جسم کو نقصان نہ پہنچا سکے۔ اگر نقصان پہنچانے والی ورزش ہے تو اس کا نام ورزش رہے گا ہی نہیں۔ اس کا نام تو سزا ہو جائے گا یا بیگار ہو جائے گا۔ اس لئے (عبادت) کا معنی یہاں یہ بنے گا کہ حد استطاعت تک کوشش کرو ایسی کوشش کرو جو تمہاری طاقت بڑھاتی رہے' تمہارے اندر مزید قوت عمل پیدا کرتی رہے۔ تمہیں عمل سے متنفر کرنے والی یا تمہاری عملی طاقتوں کو کمزور بنانے والی کوشش نہ ہو۔

صبر کے مفہوم میں غم کا پہلو بھی پایا جاتا ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے ایک اندرونی آگ میں جلنا بھی اس کے مفہوم میں داخل ہے اور اکثر دنیا والے اس سے خوب واقف ہیں۔ اسی لئے بعض ماہرین نفسیات صبر کے خلاف تلقین کرتے ہیں۔ وہ یہ کہتے ہیں صبر کرنا ان معنوں میں کہ انسان کا اپنے غم اور دکھ کو اپنی ذات میں محدود رکھ کر اس پر بیٹھ رہنا یہ نفسیاتی لحاظ سے اس کے لئے نہ صرف مضر ہے بلکہ مہلک بھی ثابت ہو سکتا ہے اس لئے ان کے نزدیک وہ لوگ جو صبر کرتے ہیں وہ کئی قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اس لئے بعض دفعہ اگر غیر معمولی صبر کرنے کی کوشش کی جائے مثلاً کسی شخص کے آنسو نہ نکلیں یا کوئی شخص واویلا نہ کرے تو اس کے متعلق کہتے ہیں وہ پتھر ہو گیا اس کے نتیجہ میں اسے گہری نفسیاتی بیماریاں لگ جاتی ہیں جو بعد میں جسمانی عوارض میں بھی تبدیل ہو جاتی ہیں۔

خدا تعالیٰ اپنے (صاحب ایمان) بندہ کو اس کا کیا علاج بتاتا ہے؟ سو یاد رکھنا چاہئے کہ ایک علاج استعینوا کے لفظ میں ہمیں بتایا گیا۔ فرمایا کسی بھی مصیبت کے وقت تم نے واویلا تو نہیں کرنا لیکن اللہ تعالیٰ سے مدد ضرور مانگنی ہے اور بڑے زور کے ساتھ مانگنی ہے اور مستقل مانگتے چلے جانا ہے۔ مدد مانگنا واویلا کا بدل ہے۔ مایوسی کے نتیجہ میں واویلا پیدا ہوتا ہے لیکن خدا تعالیٰ (صاحب ایمان) بندہ کو جو صبر سکھاتا ہے اس کے نتیجہ میں اس کے دل سے دعا نکلتی ہے اور خدا سے مدد مانگنے کی طرف توجہ مبذول ہو جاتی ہے فرمایا (صبر اور عبادت کے ساتھ مدد مانگو) اس کا ایک Outlet (نکاس) اس (-) کے شروع میں دکھ دیا اور دوسرا اس کے آخر میں لفظ (عبادت) میں رکھ دیا۔ (عبادت) کا معنی بھی جلنا ہے امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں کہ بعض اہل علم کے نزدیک (-) عبادت اس کا اصل (-) ہے یعنی وہ جلایا آگ میں داخل ہوا یا آگ میں بھنتا رہا۔ ملیاً آگ میں جلنے' آگ میں داخل ہونے اور آگ میں بھنتے رہنے کو کہتے ہیں۔ غرض (عبادت) میں بھی ایک جلنے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ اور اس سے عبّادٌ کا مفہوم اس طرح نکلا کہ بعض سابق علما کے نزدیک (-) کہہ کر گویا آگ سے دفاع کے معنے پیدا کر دیئے گئے (-)

لیکن حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اس کا ایک اور مفہوم لیا ہے جو بہت ہی زیادہ شاندار اور بہت زیادہ پاکیزہ اور حسین ہے۔ آپ فرماتے ہیں اس سے مراد اللہ کی محبت کی آگ میں جلنا ہے اور شدت کے ساتھ جلنا ہے یعنی جلنے کی نفی نہیں ہے بلکہ جلنے کے مضمون میں شدت پیدا ہوئی ہے۔ اور فرمایا جس کے دل میں خدا کی محبت کی آگ بھڑک اٹھتی ہے اس پر ہر دوسری آگ حرام کر دی جاتی ہے یعنی محبت الٰہی کی آگ ہر دوسری آگ پر غالب آجاتی ہے اور اس میں جلنے کے بعد دوسری آگ بے معنی دکھائی نہیں دینے لگتی ہے یعنی اس کی کوئی حقیقت ہی باقی نہیں رہتی۔

غرض اس (-) میں صبر کے ساتھ بعد میں جب (عبادت) کا ذکر فرمایا تو اس میں یہ بتایا کہ ہم جانتے ہیں کہ نفسیاتی لحاظ سے تم جلو گے تمہیں لازماً جلنا ہے' ایک دکھ کے بعد دوسرے دکھ میں مبتلا ہو گے تو ایسی صورت میں ہم تمہیں یہ نہیں کہتے کہ اس کا ڈھکنا بند کرکے اوپر بیٹھے رہو بلکہ یہ کہتے ہیں (اور صبر اور عبادت کے ساتھ مدد مانگو) اس آگ کو محبت الٰہی کی آگ میں تبدیل کر دو۔ اللہ تعالیٰ سے مدد مانگو اگر محبت کے ساتھ اس سے مدد مانگو گے تو اس استعانت میں اور بھی زیادہ قوت پیدا ہو جائے گی۔ پس ایک طرف واویلا کرنے کی بجائے انسان کو دعا کا مضمون سکھا دیا اور اس میں شدت کے ساتھ پکارنے کے گر سکھا دیئے اور اس کے ذریعہ دل کے بوجھ کو ہلکا کرنے کے سامان پیدا فرما دیئے اور دوسری طرف اس آگ کی نوعیت تبدیل کرنے کا گر سکھا دیا کہ اپنی جلن کو اللہ کی محبت کی آگ میں تبدیل کرتے رہو۔ اس کے نتیجہ میں تمہاری استعانت میں بھی مزید قوت پیدا ہو جائے گی اور تمہاری جلن میں لطف پیدا ہو جائے گا بجائے اس کے کہ تم بیماریوں میں مبتلا ہو تم خود شفاء کا ذریعہ بن جاؤ گے۔ تمہارا سینہ دوسروں کے لئے شفاء پیدا کرنے کا موجب بن جائے گا۔ پس یہ ہے ایک تعلق صبر اور (عبادت) کے درمیان اور یہ تینوں لفظ ایک دوسرے کے ساتھ بندھے ہوئے ہیں۔

اس (-) کا ایک اور مفہوم یہ بھی ہے کہ جن دنوں میں بھی مصائب کا زور ہو تم اپنی عبادتوں کو زیادہ بڑھاؤ غم اور فکر تمہیں عبادتوں سے غافل کرنے والے نہ بنیں بلکہ عبادتوں کی طرف متوجہ کرنے والے بنیں۔ اس نصیحت کی اس لئے بھی ضرورت ہے اور خاص طور پر یاد کرانے کی ضرورت ہے کہ بسا اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ لوگوں پر جب مصائب آتے ہیں یا وہ امتحانوں میں مبتلا ہوتے ہیں تو بجائے اس کے کہ (عبادات) پر زیادہ زور دیں وہ عبادات) چھوڑ کر بیٹھ جاتے ہیں۔ چنانچہ بعض لوگ مجھے خط لکھتے ہیں کہ اب تو ہمارا (عبادت) میں بھی دل نہیں لگتا۔ پہلے عادت تھی اب ایسے غم پڑے ہیں کہ ہم (عبادت) کو بالکل چھوڑ بیٹھے ہیں' اب (عبادت) میں کوئی مزہ نہیں آتا۔ (کلام الٰہی) میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہی وقت ہوتا ہے (عبادات) بڑھانے کا اور یہی وقت ہوتا ہے (عبادات) میں زیادہ توجہ پیدا کرنے کا۔ چنانچہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لکھتے ہیں کہ ہمیں تو جب بھی کوئی مشکل پڑے کوئی مصیبت آجائے ہم دروازے بند کر لیتے ہیں اور (عبادت) میں گریہ وزاری کرکے دل کے سارے بوجھ ہلکے کر لیتے ہیں۔ غرض (عبادت) کا مضمون ہے کہ جب تمہارا غم بڑھے تو صبر کے ساتھ خدا سے مدد مانگو عبادتوں کا معیار بھی بلند کرو اور عبادت میں زیادہ وقت گزارا کرو کیونکہ عبادت میں کی جانے والی استعانت زیادہ مفید ثابت ہوتی ہے یعنی اس کا استعانت سے بھی تعلق ہے۔ استعانت تم بغیر عبادت کے بھی کر سکتے ہو اور عبادت کے ساتھ بھی کر سکتے ہو لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں اور صبر اور عبادت کے ساتھ مدد مانگو جہاں تک ممکن ہو استعانت کی دعا عبادت میں کیا کرو۔ عبادت میں تم خدا سے جو مدد مانگو گے وہ زیادہ مقبول ہوگی اور تمہارے سے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوگی۔

صبر میں ایک اور مضمون بھی پایا جاتا ہے اور وہ یہ کہ صبر اکیلے کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے اسی لئے دنیا میں جتنے شعراء ہوئے ہیں وہ کسی نہ کسی غمگسار کی طلب کرتے ہیں کیونکہ یہ خیال کہ انسان اکیلے صبر کرتا ہے یہ ایک محض فرضی بات ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اگر انسان تنہا ہو تو اکیلے صبر ہوتا نہیں۔ جتنا زیادہ کوئی دکھ میں مبتلا ہو اور صبر کے ساتھ کسی دکھ پر قائم رہنا چاہے اتنا ہی زیادہ وہ کسی نہ کسی ذریعہ یا مونس و غم خوار کا محتاج ہو جاتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس پہلو کو بھی نظرانداز نہیں فرمایا۔ فرمایا (-) اگر تم ہم سے مدد مانگو گے اور عبادتوں کی طرف متوجہ ہو گے تو ہم اپنی معیت کا تمہیں یقین دلاتے ہیں۔ ہم تمہارے ساتھ ساتھ رہیں گے۔ تم اپنے آپ کو تنہا نہیں پاؤ گے۔ خدا کی معیت میں جس آسانی سے دکھ کٹ سکتے ہیں اس آسانی سے کسی دوسرے کی معیت میں دکھ کٹنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ویسے بظاہر یہ بات عقلاً بھی درست ہے کیونکہ اس میں ایک بہت ہی پیار کا مضمون داخل ہو گیا ہے۔ فرمایا (-) کہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے عموماً اسی ترجمہ کی طرف توجہ جاتی ہے لیکن اس کا ایک اور مطلب بھی ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ صبر کرنے والوں کی مدد کرتا ہے اور صبر کرنے والے ہی آخر کامیاب ہوں گے۔ یہ مضمون لازماً اس (-) میں شامل ہے اور بظاہر اسی کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ لیکن میرے نزدیک اس میں پیار کا مضمون بھی داخل ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تمہیں کیا غم ہے' اکیلے تو وقت نہیں کاٹو گے' اکیلے وقت کاٹنے کے لئے کہا جائے تو پھر تمہارے لئے بہت مشکل ہے لیکن ہم تمہیں بتاتے ہیں کہ ہم ایسی حالت میں تمہارے ساتھ رہا کریں گے' تمہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی یہ مضمون اس مضمون سے بلند ہے جو (-) میں فرشتوں کی معیت کے بارہ میں بیان ہوا ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ایسے لوگوں پر فرشتے اترتے ہیں اور وہ یہ کہتے ہیں کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں (-) دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی لیکن اس کا تعلق استقامت سے رکھا گیا ہے۔ (کلام الٰہی) میں جہاں جہاں بھی صبر کے ساتھ خدا کی معیت کا وعدہ ہے اور صبر کا مضمون آیا ہے وہاں خدا کی معیت کے معنی بھی ہر جگہ مراد نہیں۔ گو بعض جگہ تو یہ معنے نمایاں طور پر بیان ہوئے ہیں لیکن بعض جگہ اللہ تعالیٰ کی معیت اور صبر یہ دونوں مضامین ایک دوسرے کے ساتھ پیوستہ ہیں اس لئے اس سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ صبر کا پھل محض استقامت کے پھل سے زیادہ اعلیٰ ہے۔ استقامت میں یہ بات داخل ہے کہ آدمی بیوفائی نہ کرے اور اپنے مقصد کو چھوڑے نہیں لیکن صبر کے مضمون میں کچھ اور باتیں ایسی داخل ہو گئی ہیں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے اس کا پھل خود اپنے آپ کو قرار دیا۔ میرے نزدیک یہ وہی پیار کا مضمون ہے جو اس میں داخل ہے یعنی غموں اور دکھوں کے وقت دل میں پیدا ہونے والی آگ کو محبت الٰہی کی آگ میں تبدیل کر دینا یہاں تک کہ اللہ کے پیار کی آگ بڑی شدت کے ساتھ دل میں بھڑک اٹھے۔ یہ ایک ایسی کیفیت ہے جس کے نتیجہ میں لازماً خدا کا آنا یعنی اس کے فضلوں کا شامل حال ہونا ضروری ہو جاتا ہے۔ اگر غم محض مدد مانگنے کی ایک قوت بن جائیں تو اس کے نتیجہ میں فرشتوں کا آنا کافی ہے۔ فرشتے کہتے ہیں ہم تمہاری مدد کے لئے آئے ہیں ہم تمہاری مدد کریں گے فکر نہ کرو تمہارے غم بھی دور ہو جائیں گے تمہیں خوش خبریاں بھی دیتے ہیں۔ لیکن اگر غموں کی آگ خالصۃً اللہ کے پیار کی آگ میں بھڑک اٹھے تو اس کا جواب یہ ہے ہی نہیں کہ ہم تمہاری مدد کریں گے یہاں بھی اور وہاں بھی' تم فکر نہ کرو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ جس کی محبت میں تم اب جل رہے ہو وہ تمہارے پاس آگیا ہے وہ تمہارے ساتھ رہے گا۔ اس لئے میں نے کہا تھا کہ صبر کے

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

ماحول اور تربیت

اس میں تو کوئی شک نہیں کہ تمام بچے ایک جیسی ذہنی قابلیت اور استعدادیں لے کر پیدا نہیں ہوتے لیکن اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ بچوں کی اکثریت نارمل استعداد کے ساتھ پیدا ہوتی ہے۔ صرف چند ایک بچے ایسے ہوتے ہیں جو نارمل استعداد سے نیچے ہوں۔ ان کے متعلق تو کچھ کہنا مقصود نہیں ہے البتہ جو بچے نارمل استعداد لے کر پیدا ہوتے ہیں ان کے متعلق کچھ کہنا ضروری سمجھتے ہیں۔ آپ نے دیکھا ہو گا کہ نارمل استعداد کے ساتھ پیدا ہونے والے بچے بھی ایک دوسرے سے کم یا زیادہ ترقی کرتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے۔ ایسا اس لئے ہوتا ہے کہ ان کے ماحول اور ان کی تربیت مختلف قسم کے ہوتے ہیں۔ اگر ایک ہی قسم کے ماحول میں رکھا جائے اور تربیت کا معیار بھی ایک ہی ہو تو یقیناً سب بچے بہتر طریق پر ترقی کر سکتے ہیں جہاں تک ماحول کا تعلق ہے ہمیں یاد ہے کہ ایک دفعہ ہم سیرالیون میں ہوائی اڈے تک جانے کے لئے فیری میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم سے کچھ فاصلے پر ایک خاتون بیٹھی تھی۔ اس کی بیٹی کی عمر آٹھ دس سال ہو گی۔ ہمارا جی چاہا کہ اس سے بات کریں میں نے اس خاتون سے پوچھا کہ وہ کہاں جا رہی ہیں کہنے لگیں امریکہ۔ میں امریکہ کی رہنے والی ہوں۔ یہاں آئی تھی بچی کو سکول میں داخل کروا دیا لیکن پتہ چلا کہ جو علمی معیار اس بچی کا ہے وہ اس عمر کی بچیوں کا یہاں معیار نہیں ہوتا۔ یہاں کے بچوں کا معیار اس سے بہت کم ہے۔ اس لئے میں اسے لے کر واپس امریکہ جا رہی ہوں۔ بچیاں تو سب ایک جیسی ہیں۔ بچے بھی لیکن ماحول اور تربیت سے فرق پڑتا ہے۔ آپ نے سنا ہو گا کہ امریکہ میں بھی بعض برصغیر کے بچے یا ایشیا کے دوسرے ممالک کے بچے امریکیوں سے آگے نکل جاتے ہیں بلکہ گزشتہ دنوں ایک رپورٹ شائع ہوئی جس میں کہا گیا تھا کہ بیرونی ممالک کے بچے امریکی بچوں سے اس لئے آگے نکل جاتے ہیں کہ جب وہ سکول سے واپس آتے ہیں تو ان کے والدین ان کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ انہیں سبق یاد کرواتے ہیں۔ انہیں ہوم ورک کرواتے ہیں۔ جبکہ امریکی والدین اس قسم کی مشقت برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ صرف امریکہ ہی نہیں انگلستان میں بھی آپ دیکھیں کہ آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں میں کئی غیر ملکی طالب علم ایسے ہیں جو دوسروں سے بہت آگے نکل جاتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ والدین تو اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کرتے ہیں کہ ان کی اچھی تربیت کی جائے لیکن ہر جگہ ایک جیسی تربیت کرنے کا موقعہ والدین کو نہیں ملتا۔ اگر والدین کو یہ احساس ہو جائے کہ انہوں نے اپنے بچے کی ترقی میں ممد ثابت ہونا ہے تو یقیناً وہ بچے کی طرف زیادہ دھیان دیں گے۔ وہ دیکھیں گے کہ بچہ کیا کرتا ہے اور کس طرح کرتا ہے بات کو کتنا سمجھتا ہے اور اسے کتنا مزید سمجھانے کی ضرورت ہے۔ اگر ایسا کیا جا سکے تو یقیناً ہر ملک کے بچے عمومی طور پر ایک ہی جیسی استعداد کے ساتھ آگے بڑھنے کے لئے تیار ہوں گے۔ استعداد وہ اپنے ساتھ بھی لاتے ہیں یعنی اپنی پیدائش کے وقت اور اس کو بہتر بھی بنایا جا سکتا ہے۔ حضرت امام جماعت الثالث فرمایا کرتے تھے۔ کہ اپنی استعداد کے دائرے کو پورا کرو۔ کتنے لوگ ہیں جو اس بات کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ حالانکہ ہم میں سے ہر ایک کو اس بات کی طرف توجہ دینی چاہئے۔ ضروری نہیں کہ سب طالب علم ایک ہی مضمون میں آگے سے آگے بڑھیں ان کے اپنے اپنے رجحان ہوں گے لیکن اگر وہ محنت کے ساتھ اپنی استعدادوں کو استعمال کریں اور استعداد کے دائرے کو مکمل کرنے کی کوشش کریں تو وہ جہاں کہیں بھی ہوں بہتر نتائج کے حامل ہوں گے۔ جہاں تربیت کی کمی ہے جہاں سازوسامان کی بھی کمی ہے جہاں ماحول بھی سازگار نہیں ہے۔ وہاں بچے کیا کر سکتے ہیں۔

پس ہم سب کا یہ فرض ہے کہ اپنے بچوں کی تربیت بہتر رنگ میں کریں ان کے لئے تعلیمی سازوسامان مہیا کریں ان کو بہتر ماحول دیں، پھر آپ دیکھیں گے کہ آپ کا بچہ کسی بھی ملک میں چلا جائے اور وہ ملک کتنا ہی ترقی یافتہ کیوں نہ ہو وہاں جا کر بھی وہ دوسروں کا مقابلہ کر سکتا ہے اور جہاں تک احمدی بچوں کا سوال ہے انہوں نے تو یقیناً تمام دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ اس لئے احمدی بچوں کی صحیح تربیت نہایت ضروری ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے جو وقف نو کی سکیم شروع فرمائی ہے اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ ان بچوں کی طرف خاص توجہ دی جائے۔ ان کی استعدادوں کو خاص طور پر اجاگر کیا جائے اور انہیں ایسی محنت کی عادت ڈال دی جائے کہ وہ دوسروں سے آگے نکل سکیں۔ خدا کرے کہ تمام والدین ان باتوں کی طرف توجہ دے سکیں۔

○○○

○

ہے اُدھر جشنِ بہاراں باغ سارا ہے اِدھر
دل کی دھڑکن اُس طرف ہے خوں کا دھارا ہے اِدھر
سج رہا ہے پھول چینی کے دُھلے گلدان میں
ہیں نگار زر اُدھر ٹوٹا کنارہ ہے اِدھر
ہوں مبارک وسعتیں اے طائرِ ابیض تجھے
پنچھیٔ بے حال تو روتا بچارا ہے اِدھر
وہ مخاطب ہوں بھلے سے، غیر سے ہوں روز ہوں
گفتگو ان سے مگر اک اک اشارہ ہے اِدھر
ربطِ دل قائم رہے تو کچھ نہیں یہ فاصلے
اُن کو واں پر خیر ہے ہم کو گوارا ہے اِدھر
پھول سے چہروں پہ مَل لو نور کا غازہ مگر
بھول نہ جانا کہیں طاہر ہمارا ہے اِدھر

طاہر عارف

آپ کا خط ملا

○ محترم محمد یعقوب امجد صاحب کھاریاں کینٹ سے لکھتے ہیں۔

محترم جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ "الفضل" ربوہ (سلام)

امید ہے کہ آپ بفضل اللہ خیریت سے ہوں گے۔ آپ کبھی کبھی۔ محترم گوپی چند نارنگ صاحب۔ کی کتاب۔ املانامہ۔ سے بعض اقتباس چھاپ کر احسان فرماتے ہیں۔ اس سے نہ صرف احباب کو درست املا کی طرف توجہ ہوتی ہے، بلکہ یہ اردو زبان کی خدمت بھی ہے۔ اللہ آپ کو اس کی جزا دے۔ 12۔ نومبر کے شمارے میں آپ نے "ہمزے" کے بارے میں "املانامے" کا جو اقتباس "الفضل" میں درج فرمایا ہے۔ اس میں ایک مقام محل نظر ہے۔ وہ یہ کہ جس جگہ "واؤ" کے اوپر ہمزہ لکھا جائے، اسے ترک نہ کرنا ہی مناسب ہے، ورنہ تلفظ کے بگڑنے کا ڈر رہے گا۔ ایسے الفاظ ہیں: تمام اس قسم کے مقامات پر ہمزہ کی علامت واؤ کے اوپر ڈالیں۔ جیسے مؤذن، مؤرخ اور واؤ سے قبل دندانہ نہیں ہونا چاہئے۔ مؤذن، مؤرخ، مؤثر، مؤخر وغیرہ۔ جرأت، تاثر، تاسف، تامل اور متامل وغیرہ میں ترک ہمزہ سے یہ صورت پیدا نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ ان حروف میں الف پر زبر ہی پڑھا جاتا ہے۔ مگر "واؤ" والے حروف میں یہ اندیشہ ہے کہ اگر واؤ پر زبر پڑھا گیا تو تلفظ بگڑ جائے گا مثلاً: مؤذن، مؤرخ اور مؤثر وغیرہ۔ اس لئے اس صورت میں ہمزہ لکھنا ہی اولیٰ ہے۔ کیونکہ یہ آواز دیتا ہے: پس اس ناچیز کے نزدیک احباب: مؤدب، مؤذن، مؤرخ، مؤخر اور مؤثر میں "واؤ" پر ہمزہ لکھا کریں۔ ایک اور گذارش یہ ہے کہ اِملا، اِبتدا، اِنتہا، اِشتہا، اِخفا، اِبتلا اور اِرتقا وغیرہ کو اردو میں بدون ہمزہ لکھا جائے۔ کیونکہ اردو لغت میں یہی طریق رائج ہے۔ صرف جمع کی صورت میں الف کے آخر پر ہمزہ لکھنا چاہئے۔ اس لئے کہ وہ پڑھا جاتا ہے۔ مثلاً: شعراء، علماء، ادباء، حکماء، وکلاء، جہلاء اور عقلاء وغیرہ۔ جو لوگ ان کے ہمزے کو ترک کر دیتے ہیں، ان کا تلفظ غور سے سنیں، تو آپ کو ان کی خامی معلوم ہو جائے گی۔ ایسے سنائی دیتا ہے: شُعَرا، عُلَما، فُضَلا وغیرہ، جو یقیناً نا قبول ہے۔

○○○

مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم نیوجرسی امریکہ سے لکھتے ہیں۔

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ

ہم دونوں میاں بیوی گذشتہ آٹھ ماہ سے اپنے بیٹوں کے پاس نیوجرسی امریکہ میں مقیم ہیں۔ یہاں پر الفضل بیت التوحید میں آتا ہے۔ اور وہاں سے کبھی کبھار ہمارے مطالعہ میں آتا ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں کے اکٹھے چند بنڈل موصول ہوئے۔ بہت سی دل دوز خبریں بصورت سانحہ ارتحال کے عنوان کے تحت ملیں لیکن ان میں سے سب سے زیادہ دل کو ہلا دینے والی خبر آپ کی اہلیہ محترمہ کی اس دنیا فانی کو چھوڑ کر عالم جاودانی کی طرف کوچ کر جانے کی تھی زندگی بھر کا ساتھ نباہنے والے کی جدائی کس قدر گراں ہوتی ہے اس کا اندازہ ہر حساس دل لگا سکتا ہے۔ لیکن اس سے کسی کو مفر نہیں۔ صبر کے سوا کوئی رستہ بھی نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کا یہ اٹل قانون ہے۔ اس کے سامنے سب کو جھکنا پڑتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین

ہم دونوں آپ سے تعزیت اور دلی افسوس کا اظہار کرتے ہیں۔

ہمارا امریکہ میں تین چار ماہ قیام کا ارادہ تھا اور امریکہ کے جلسہ کے بعد کینیڈا اور پھر لندن کا جلسہ دیکھنے کے بعد واپسی کا ارادہ تھا لیکن جون کے آخری ہفتہ میں واشنگٹن کا جلسہ دیکھ کر واپس نیوجرسی آئے تو میری طبیعت خراب ہو گئی۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

ایران میں انتہاپسندوں اور اعتدال پسندوں میں کشمکش

ایرانی کے صدر محمد خاتمی کے انتخاب کے بعد سے ایران میں مذہبی انتہا پسندوں اور اعتدال پسندوں کے درمیان شدید محاذ آرائی شروع ہو چکی ہے۔ گذشتہ چند ہفتوں میں ایران میں پر تشدد ہنگامے ہوئے۔

گذشتہ جمعرات کو ایران کے شہر قم میں ایک جلوس کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے آنسو گیس استعمال کی۔ جلوس نے ایک دینی مدرسے پر حملہ کر کے اسے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ دینی مدرسے کے ڈائریکٹر نے اپنے ایک بیان میں ملک کے مقتدر مذہبی رہنما اور آیت اللہ خمینی کے جانشین آیت اللہ سید علی خامنہ ای کی سیاسی طاقت کو چیلنج کرتے ہوئے کہا تھا کہ انتخابات کے بغیر حکومت میں شامل افراد کو حکومت کرنے کی بجائے صرف نگرانی کا کام کرنا چاہئے۔ مدرسہ کے ڈائریکٹر حسین منتظری کے اس بیان پر شدید تنقید کی گئی اور انہیں غدار ٹھہرایا گیا۔

جدید سیاسی رجحانات اور قدیم مذہبی قوتوں کے درمیان محاذ آرائی کے اور کئی واقعات ہوئے ہیں۔ گذشتہ روز طلباء کے ایک گروپ کے دفتر میں محض اس بات پر توڑ پھوڑ کی گئی کیونکہ ان کے لیڈر حشمت اللہ تبرازی نے آیت اللہ خامنہ ای کے اختیارات کم کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔

ایرانی معاشرے میں یہ کشمکش گذشتہ مئی میں محمد خاتمی کے صدر منتخب ہونے کے کچھ دیر کے بعد شروع ہوئی۔ کیونکہ محمد خاتمی نے گذشتہ دور کی پابندیاں کچھ نرم کی ہیں اور اس وجہ سے وہ دن بدن ایرانی عوام میں مقبول ہوتے جا رہے ہیں۔ اور ان پر تبدیلی کا عمل تیز کرنے کے لئے دباؤ بھی بڑھتا جا رہا ہے۔

ایران کے مقتدر مذہبی راہ نما اس تبدیلی کے مخالف ہیں اور ان تمام مخالفانہ بیانات کو امریکی سازش قرار دے رہے ہیں۔

○○○

عراق کے مسئلہ پر روس امریکہ

اختلافات

عراق کے مسئلہ پر اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ممالک میں اختلافات پیدا ہو گئے ہیں۔ اس معاملے پر عراق کے ہتھیاروں کو تباہ کرنے کے بارے میں سلامتی کونسل کا اجلاس کوئی قرارداد منظور کئے بغیر تین گھنٹے تک جاری رہنے کے بعد ختم ہو گیا۔ اجلاس میں چین۔ روس اور فرانس نے امریکہ کے برعکس موقف اختیار کیا۔

بی بی سی ٹیلی ویژن نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ عراق کے معاملے پر امریکہ کے صدر کلنٹن اور روس کے صدر بورس یلسن کے درمیان فون پر بات چیت ہوئی۔ مگر دونوں رہنما اپنے اختلافات دور کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ روس کی خواہش ہے کہ عراق کے خلاف پابندیاں اب جلد از جلد اٹھا لی جائیں۔ جبکہ امریکہ چاہتا ہے کہ عراق کے خلاف دباؤ برقرار رکھا جائے۔

رپورٹ کے مطابق اقوام متحدہ کے خصوصی کمیشن کی رپورٹ میں عراق پر الزام لگایا گیا ہے کہ وہ کیمیاوی ہتھیاروں کے بارے میں اپنی ذمہ داریاں مسلسل پوری نہیں کر رہا۔

دریں اثناء عراق کے نائب وزیر اعظم طارق عزیز علاقائی ملکوں کا تعاون حاصل کرنے کے لئے اردن پہنچ گئے ہیں۔ عمان میں اپنی آمد کے بعد انہوں نے کہا کہ اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کی واپسی کے باوجود ان کے ملک کا اقوام متحدہ کے ساتھ بحران ختم نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس تنازعہ نے عراق کو موقع دیا ہے کہ وہ سلامتی کونسل کے رکن ممالک کو اپنا موقف بیان کر سکے۔ دوسری طرف عراق میں اقوام متحدہ کے انسپکٹروں نے عراق میں ہتھیاروں کا جائزہ لینے کے لئے اپنا کام شروع کر دیا ہے۔

برطانیہ پر مصر کا الزام

○ غالباً یہ پہلی دفعہ ہے کہ ایک اسلامی ملک کی طرف سے ایک مغربی ملک پر انتہاپسندوں کو پناہ دینے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔ اس سے قبل ایسے الزامات مغربی ممالک لگایا کرتے تھے کہ فلاں فلاں اسلامی ملک نے انتہا پسندوں کو پناہ دے رکھی ہے اور وہ ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

یہ الزام مصر کے صدر حسنی مبارک نے برطانیہ پر لگایا ہے۔ جواباً برطانیہ نے صدر حسنی مبارک کے الزام کو مسترد کر دیا ہے اور انتہاپسند گروپوں کی طرف سے فنڈز جمع کرنے پر پابندی عائد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ برطانیہ حکومت نے کہا ہے کہ صدر حسنی مبارک کا یہ الزام بے بنیاد ہے کہ برطانیہ مصر میں حملوں کے ذمہ دار اسلامی انتہاپسند عناصر کو تحفظ فراہم کر رہا ہے۔ برطانیہ کے وزیر داخلہ نے کہا ہے کہ برطانیہ موجودہ قوانین کو اور سخت بنا رہا ہے تاکہ برطانیہ میں مقیم افراد کی بیرون ملک تشدد کی سازش کرنے یا اس کے منظم کرنے کو غیر قانونی قرار دیا جا سکے۔ تاہم برطانیہ سیاسی پناہ کی درخواستوں پر حقیقی بنیادوں پر غور کرنا کا پابند ہے۔

○○○

سری نگر بم دھماکے

مقبوضہ کشمیر کی ایک شدت پسند تحریک جس کا نام تحریک المجاہدین جموں و کشمیر ہے اس کے ایک ترجمان نے اعلان کیا ہے کہ سری نگر میں گذشتہ جمعہ اور ہفتہ کو جو بم دھماکے ہوئے ہیں وہ اس نے کئے ہیں۔ ان دھماکوں میں بھارتی افواج کو سخت جانی و مالی نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

○○○

انسان اور ماچس

ایک دوست سے بڑی دیر کے بعد ملاقات ہوئی۔ پہلے تو حال احوال پوچھا۔ پھر ادھر ادھر کی باتیں ہوئیں۔ اور کچھ دیر کے بعد جیسا کہ عام طور پر ہم کیا کرتے تھے۔ بڑی سنجیدہ باتیں ہونے لگیں۔ ہر بات کو منطق کے ترازو میں تولنے کی کوشش کی گئی۔ وہ کہنے لگا کہ اچھا یہ بتاؤ کہ انسان اور ماچس میں کیا فرق ہے۔ میں بڑا حیران ہوا کہ یہ سوال کیا ہے انسان اور ماچس کا کیا تعلق ہے۔ ان میں تو آپس میں کوئی تعلق ہی نہیں۔ کہنے لگا۔ نہیں تو۔ تعلق ہے اور گہرا تعلق ہے۔ کچھ لوگ انسان ہیں اور کچھ لوگ انسان ہونے کے باوجود ماچس ہیں۔ میں نے کہا یہ آپ کو کیا خیال آیا۔ کچھ لوگ ماچس کس طرح ہو سکتے ہیں۔ پھر اس نے اپنے اس خیال کی وضاحت شروع کر دی کہنے لگا کہ آپ دیکھتے ہیں کہ دو افراد آپس میں باتیں کر رہے ہوتے ہیں اور ایک بھڑک اٹھا ہے۔ دوسرا نہایت نرمی کے ساتھ جواب دیتا ہے۔ اور اس کا ساتھی پہلے سے زیادہ بھڑک کر اس سے بات کرتا ہے۔ آخر یا دونوں کی لڑائی ہو جاتی ہے یا دونوں ایک دوسرے سے الگ ہو جاتے ہیں۔ تو دیکھا آپ نے یہ دو افراد دو قسمیں ہیں۔ ایک بھڑک اٹھنے والی قسم اور ایک متحمل مزاج۔ متحمل مزاج کو کوئی بھڑکانے کی کوشش کرے بھی تو وہ بھڑکتا نہیں اور بھڑکنے والے شخص کو ذرا سا اشارہ چاہئے۔ اور اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ وہ آستین اوپر کر لیتا ہے اور بھڑک اٹھتا ہے۔ لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔ دنیا میں جتنے فساد برپا ہوتے ہیں۔ وہ ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ جو متحمل مزاج ہیں وہ خاموشی سے ہر بات کو برداشت کر لیتے ہیں اور اگر کوئی بلا آنے والی ہو تو وہ ٹل جاتی ہے۔

پس میں یہ سمجھتا ہوں کہ جو لوگ اس طرح کے متحمل مزاج ہیں وہ تو انسان ہیں اور جو شخص بھڑک اٹھتا ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ آواز اونچی ہو جاتی ہے۔ لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ وہ ماچس ہیں۔ جس طرح ماچس کو ذرا سا رگڑیئے تو اس میں سے کیا نکلتا ہے۔ آگ۔ اسی طرح ان لوگوں میں سے بھی آگ نکلتی ہے۔ ان کی باتیں آگ سے کم نہیں ہیں۔ پس اسی لئے میں کہتا ہوں کہ کچھ لوگ انسان ہیں اور کچھ لوگ ماچس۔

میں حیران تو ہوا کہ اس شخص نے کیسا اچھا فلسفہ پیش کیا ہے لیکن بڑا لطف آیا۔ اور میں اپنے آپ میں غور کرنے لگا کہ میں انسان ہوں کہ ماچس۔ سوچتا رہا اور سوچتا ہی رہا۔ اور پھر آخر میں نے اپنے دل سے یہ فیصلہ کیا کہ اگر مجھ میں کوئی بھڑکنے والے بات ہے بھی تو میں آئندہ اس کو ہرگز ظاہر نہیں ہونے دوں گا۔ میں کسی کی بات پر بھڑک نہیں اٹھوں گا۔ متحمل مزاجی سے دوسرے کی بات سنوں گا اور اپنی بات سناؤں گا۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کرنے سے میں صحیح معنوں میں اپنے آپ کو انسان کہہ سکوں گا۔

آپ کا کیا خیال ہے؟ آپ بھڑکنے والے ہیں یا متحمل مزاج۔ اس پر غور کیجئے اور دیکھئے کہ ہم دنیا کو کس طرح بہتر بنا سکتے ہیں۔ بھڑک کر یا متحمل مزاجی سے۔

(ن۔س)

یادِ رفتگان

امتہ الصبوح ہرل ربوہ

محترم ٹھیکیدار نذیر احمد سلیمی

میرے پیارے بھائی ٹھیکیدار نذیر احمد سلیمی نہایت بہادر نڈر انسان، بے حد خوبیوں کے مالک، احمدیت کے شیدائی ہر ممکن دوسروں کو خوش رکھنے کی خاطر اپنے چہرہ پر مسکراہٹ سجائے پھرتے۔ بچوں سے بے حد پیار کرتے (جبکہ بھائی کی اپنی اولاد نہ تھی) اپنا ہو یا بیگانہ کسی سے نفرت نہ کرتے۔ خدا تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے مجھے یاد ہے بھائی مبارک مہینہ کا بہت اہتمام کیا کرتے تھے خاص کر مبارک مہینہ کی طاق راتوں کو عبادت کرنا ان کا پسندیدہ مشغلہ تھا اور ہمیں بھی رات بھر عبادت کے لئے جگایا کرتے تھے تلاوت اتنی خوش الحانی سے کرتے کہ سننے والے کا جی چاہتا سنتا ہی رہے۔

20 نومبر بروز اتوار 1993ء لاہور بند روڈ پر سائیکل سواروں کو بچاتے ہوتے ہوئے خود ٹرالی کی زد میں آ کر مولا حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے۔

میرے بھائی عمارات کی ٹھیکیداری کا کام کرتے تھے۔ کبھی بھی کسی مزدور سے نفرت نہ کرتے۔ بلکہ مزدوروں کے ساتھ مل کر کھانا کھاتے اور خوشی محسوس کرتے۔ بعض اوقات جیسے خود کپڑے پہنتے ان کو بھی سلوا کر دیتے اور مزدور کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کرتے۔ بہت سادہ طبیعت کے مالک تھے۔ ہر ایک سے اچھا سلوک کرنے کی کوشش کرتے۔ اگر کوئی زیادتی بھی کرتا تو بدلہ نہ لیتے بلکہ درگزر کرتے۔

مجھے یاد ہے وفات سے چند ماہ قبل بڑے یقین سے کہنا شروع کر دیا میری زندگی بہت تھوڑی معلوم ہوتی ہے نہ جانے کس دن کسی گھڑی بلاوا آ جائے۔ سب بہن بھائیوں والدین سے کہتے میرے لئے دعا کیا کریں۔

اے خدا میرے بھائی کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرما۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

ایک سوال کے وقت ایک خفیف سی غنودگی وارد حال ہو جاتی ہے اور کبھی ایک بھاری ربودگی اور غنودگی طاری حال ہو جاتی ہے۔ کہ گویا انسان ایک غشی کی حالت میں پڑ گیا ہے۔ اور اکثر عظیم الشان امور میں اس قسم کی وحی ہوتی ہے اور یہ وحی کی تمام قسموں میں برتر و اعلیٰ ہے۔ پس ایسے حالات میں جو سوال اور دعا کے وقت لحظہ لحظہ پر غنودگی طاری ہوتی ہے اور اس غنودگی کے پردہ میں وحی الٰہی نازل ہوتی ہے اور یہ طرز غنودگی اسباب مادیہ سے برتر ہے اور جو کچھ طبعی والوں نے خواب کے متعلق قانون قدرت سمجھ رکھا ہے اس کو پاش پاش کرتی ہے۔ ایسا ہی صدہا روحانی امور میں جو ظاہری فلسفہ والوں کے خیالات کو نہایت ذلیل ثابت کرتے ہیں۔ بسا اوقات انسان کشفی رنگ میں کئی ہزار کوس کی دور کی چیزوں کو ایسے طور سے دیکھ لیتا ہے گویا وہ اس کی آنکھ کے سامنے ہیں۔ اور بسا اوقات ان روحوں سے جو فوت ہو چکے ہیں عین بیداری میں ملاقات کرتا ہے۔

بقیہ صفحہ 4

مضمون میں یہ (-) حرف آخر ہے۔ اس میں اس آخری اور سب سے بلند تر مقصد اور بہترین پھل کا ذکر بھی فرما دیا گیا ہے جو صبر کے نتیجہ میں انسان کو مل سکتا ہے۔

پس اس دور میں جس میں سے ہم اس وقت گزر رہے ہیں یہ (-) ہر لحاظ سے کفایت کی حامل ثابت ہونی چاہئے۔ ہر وہ بات جو اس دور سے تعلق رکھتی ہے اور ہمارے سکھانے کے لائق ہے وہ یہ ہمیں سکھا رہی ہے۔ اس لئے یہ وقت تو گزر جائے گا لیکن اس وقت کے گزرنے کے باوجود اگر ہم نے اس (-) سے فائدہ نہ اٹھایا ہو تو بڑی بدقسمتی ہو گی۔ وقت گزرے گا اور فتح کے ساتھ گزرے گا اس میں کوئی بھی شک نہیں 'خدا کے وعدے لازماً پورے ہوں گے۔ مگر اس (-) میں جو وعدہ ہے وہ اور ہے۔ وہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ میں تمہارا بن جاؤں گا۔ پس دوستوں کو چاہئے کہ وہ اس وعدہ کی تمنا کریں اور اس مقصد کے حصول کی طرف متوجہ ہو کر یہ وقت گزارنے کی کوشش کریں تاکہ اس ابتلاء میں سے جب ہم گزریں تو ان سب باتوں کا آخری ماحصل یہ ہو کہ خدا ہمارا ہو چکا ہو اور اس کی معیت کا شرف ہمیں حاصل ہو چکا ہو۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے......

(از خطبہ فرمودہ 5 اگست 1986ء)

○○○

بقیہ صفحہ 5

ہسپتال میں چیک کروایا تو انہوں نے داخل ہی کر لیا اور اگلے روز بائی پاس کے اپریشن کی تجویز ہوئی۔ (سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) اپریشن کامیاب رہا۔ لیکن ڈاکٹروں نے کچھ عرصہ یہاں قیام کا مشورہ دیا۔ لہٰذا ٹھہرنا پڑا۔ اب جلد واپسی کا ارادہ ہے۔ یہاں سے پہلے تنزانیہ اپنی بیٹی ڈاکٹر امۃ الشکور اور داماد ڈاکٹر عبدالحفیظ جو وہاں نصرت جہاں سکیم کے تحت خدمات انجام دے رہے ہیں کے پاس جانے کا اور پھر فروری 98ء تک ربوہ پہنچنے کا ارادہ ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ سفر کو آسان کرے اور سفر و حضر میں حامی و ناصر ہو۔ ہماری مذکورہ بیٹی کے ہاں اس ماہ کے آخر میں ولادت متوقع ہے۔ اس مرحلہ کے خیریت سے انجام پذیر ہونے کی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

○○○

احمدیہ ٹیلی ویژن
انٹرنیشنل کے پروگرام
پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 28- نومبر 1997ء

12-30	رات۔ جرمن سروس۔
1-30	چلڈرنز کارنر۔
2-00	بزم مشاعرہ۔ یوم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حصہ اول۔
3-00	ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
4-25	ڈچ زبان سیکھئے۔
5-05	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
5-30	چلڈرنز کارنر۔
6-00	لقاء مع العرب۔
7-00	کوئز پروگرام۔ تاریخ احمدیت حصہ 23
7-30	دین حق کی تاریخ سے ایک ورق۔ از بی۔ اے رفیق
8-00	اردو کلاس۔
9-00	ڈچ زبان سیکھئے۔
10-00	ہومیو پیتھی کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-05	تلاوت۔ حدیث۔ خبریں۔
11-30	چلڈرنز کارنر۔
12-00	پشتو پروگرام۔
1-00	بزم مشاعرہ۔ یوم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حصہ اول۔
2-00	لقاء مع العرب۔
3-00	اردو کلاس۔
4-00	کمپیوٹر سب کے لئے حصہ 35۔
5-05	تلاوت۔ خبریں۔
5-15	درود اور نظم۔
6-00	خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع از بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔
7-00	بنگالی پروگرام۔
8-00	حضرت صاحب کی ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ۔
9-00	خطبہ از حضرت امام جماعت الرابع۔
10-00	لقاء مع العرب۔
11-05	تلاوت۔ حدیث۔
11-30	اردو کلاس۔

درخواست دعا

○ عزیزیاسر نعمان ابن مکرم خلیل احمد صاحب (وفات یافتہ) ایک ایکسیڈنٹ میں زخمی ہو گئے ہیں اور کندھے کی ہڈی بری طرح فریکچر ہو گئی ہے وہ نیشنل ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔ عزیز کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مسعود احمد پاشا صاحب کارکن دفتر مشیر قانونی کے چھوٹے بھائی خبیر احمد محمود کے دماغ میں رسولی ہے۔ اور آجکل بغرض علاج عزیز فاطمہ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہیں۔ احباب سے موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان داخلہ

○ پنجاب کے تمام میڈیکل کالجز میں پنجاب اور فیڈرل کیپٹل ایریا کے ڈومیسائل رکھنے والے طلبہ MBBS سال اول میں داخلہ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ داخلہ فارم پنجاب کے تمام میڈیکل کالجز سے دستیاب ہیں۔ F.sc اور B.Sc (پری میڈیکل) کرنے والے طلبہ جنہوں نے کم از کم 60 فی صد نمبر حاصل کئے ہوں داخلہ کے لئے درخواست دے سکتے ہیں۔ داخلہ فارم مع مکمل دستاویزات کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور میں جمع کروانے کی آخری تاریخ 6 دسمبر 97ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 1

اس کو پینے کی جرات کرے گا۔

پس معلوم ہوا کہ تمام مخلوق میں یہ قانون ہے کہ ہر چیز اپنی حدود کے اندر ہے اور وہی کام کرتی ہے۔ جو قدرت نے اسے سپرد کیا ہے۔ مگر انسان کو کیوں خرابی حاصل ہوتی ہے اس لئے کہ یہ اس طریق کو چھوڑ دیتا ہے۔ مثلاً تاجروں کا دیوالہ کیوں نکلتا ہے اس لئے کہ لوگ ادھار لیتے ہیں اور وقت مقررہ پر نہیں دیتے اس لئے سوداگر کا دیوالہ نکل جاتا ہے۔ گورنمنٹ کمزور کیوں ہو جاتی ہے اس لئے کہ اس کو ٹیکس وصول نہیں ہوتا۔ رعایا کیوں کمزور ہوتی ہے اس لئے کہ حکومت ان کی ضروریات پوری نہیں کرتی۔ دوسرے کام کیوں خراب ہوتے ہیں کہ افسر اپنی ذمہ داری کو ادا نہیں کرتے اور ماتحت اپنے کام میں غفلت کرتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حکومتیں مٹ جاتی ہیں۔ لیکن جب تک ہر ایک شخص اسی قانون پر عمل نہ کرے جو قانون عام نظر آتا ہے کہ ہر ایک چیز اپنا فرض ادا کرے تو کوئی کام درست نہیں ہو سکتا۔

جب ہر ایک شخص اپنا فرض ادا کرتا ہے تو اس کا نتیجہ اچھا ہوتا ہے۔ اللہ کے فرمانبردار بندے کبھی اپنے عہد سے غافل نہیں ہوتے۔ جو شخص اپنے عہد بیعت پر قائم ہو وہ ہلاک نہیں ہوتا۔

(از خطبہ 8 جون 1923ء)

○○○

For Genuine TOYOTA Parts

AL FURQAN MOTORS (PVT) Limited

Al-Furqan Motors (Pvt) Limited

Phone 021-7724606-7-9

47- TIBET CENTRE
M.A. JINNAH ROAD
KARACHI

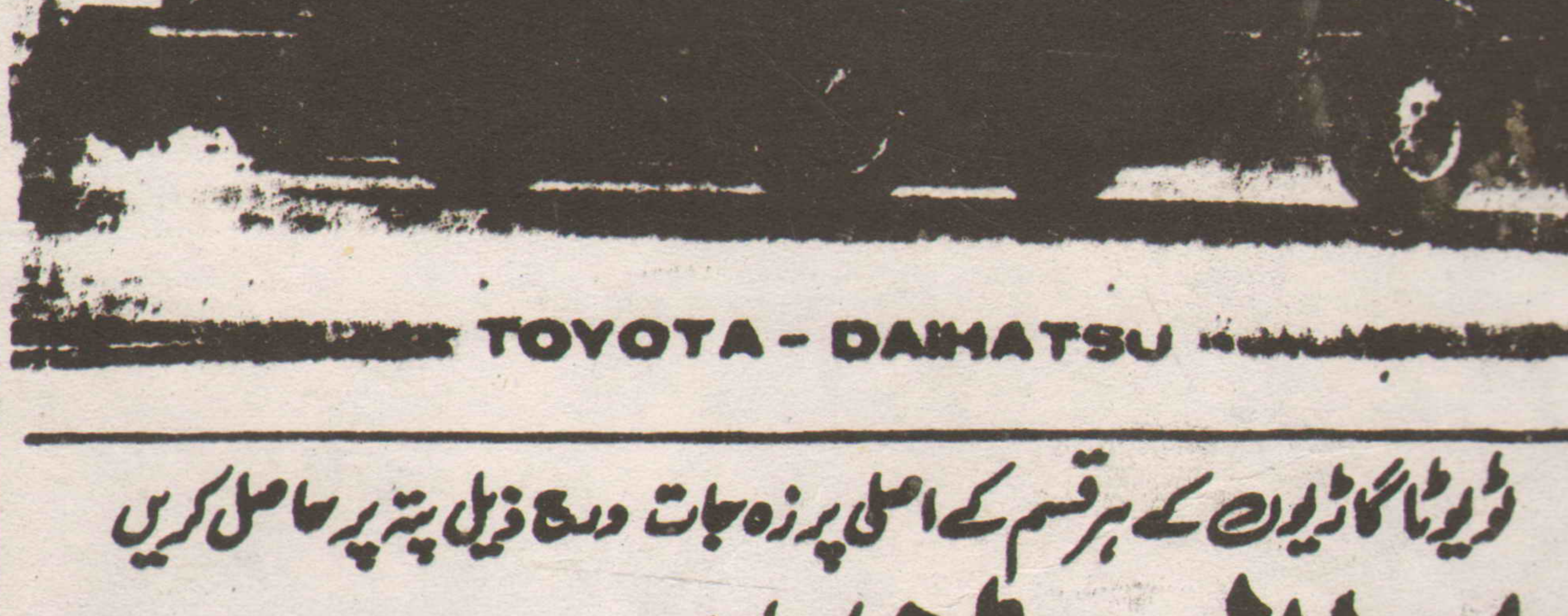

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں

الفرقان موٹرز لمیٹڈ

47- تبت سنٹر ایم اے جناح روڈ کراچی 3

فون : 021-7724606
7724607-7724609

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- نومبر-1997ء
درجہ حرارت کم از کم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 18 درجے سنٹی گریڈ

○ سپریم کورٹ کوئٹہ بنچ جو جناب جسٹس ارشاد حسن خان اور جناب جسٹس خلیل الرحمٰن پر مشتمل ہے سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ کو 28- نومبر تک کام کرنے سے معطل کر دیا ہے کوئٹہ کے ایک شہری فلک اسد علی کی آئینی درخواست پر کوئٹہ بنچ نے حکم دیا ہے کہ 28- نومبر تک سید سجاد علی شاہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کی حیثیت سے عدالتی انتظامی فرائض انجام نہیں دے سکیں گے ان کے سامنے کوئی مقدمہ- پیش نہیں ہو سکے گا- درخواست میں چیف جسٹس کی حیثیت سے سید سجاد علی شاہ کے تقرر کو چیلنج کیا گیا تھا- اور کہا گیا تھا کہ چیف جسٹس کی تعیناتی متنازعہ اور غیر قانونی ہے- ججز کیس کے فیصلہ پر صحیح طور پر عملدرآمد نہیں کیا گیا- سپریم جوڈیشل کونسل میں جسٹس سید سجاد علی شاہ چیف جسٹس آف سپریم کورٹ کے خلاف ریفرنس بھیجا جائے کوئٹہ بنچ نے اپنے فیصلہ میں یہ بھی لکھا کہ صدر مملکت قائمقام چیف جسٹس کا تقرر نہ کریں تو سیکرٹری قانون خود دستیاب جج کے حلف اٹھانے کا نوٹیفکیشن جاری کر دیں- لیکن کوئٹہ بنچ کے صبح کے جاری کئے گئے احکامات کو 5 بجے سپریم کورٹ رولز کے تحت اس فیصلہ کو چیف جسٹس نے غیر قانونی قرار دیتے ہوئے معطل کر دیا ہے-

○ چیف جسٹس سپریم کورٹ جسٹس سجاد علی شاہ نے اپنے خلاف کوئٹہ کے بنچ کی طرف سے جاری کئے گئے معطلی کے حکم کو غیر مؤثر قرار دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ مذکورہ آئینی درخوات کی سماعت قواعد و ضوابط کے مطابق نہیں کی گئی- اس لئے یہ حکم غیر موثر ہے- آرٹیکل (3)184 کے تحت پیٹیشن صرف پرنسپل سیٹ اسلام آباد میں دائر کی جا سکتی ہے- چیف جسٹس نے حکم دیا کہ ان دونوں ججوں کے سامنے تا حکم ثانی کوئی مقدمہ نہ لگایا جائے مجھے فریق بنانے کے لئے ریکارڈ فوری طور پر کوئٹہ رجسٹرار سے حاصل کر کے میرے سامنے پیش کیا جائے-

○ سپریم کورٹ کے فل کورٹ نے 1989ء میں سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ محمد حلیم کی سربراہی میں فیصلہ دیا تھا کہ عدلیہ کے جج ایک دوسرے کے متعلق احکامات جاری نہیں کر سکتے- چیف جسٹس کے تشکیل دیئے گئے سپریم کورٹ کے کسی بنچ کو دوسرے بنچ کے ججوں یا اپنے ہی بنچ کے ججوں کو ہدایات دینے کا اختیار نہیں ہے-

○ حکومت نے جسٹس اجمل میاں کو چیف جسٹس تعینات کرنے کے متعلق سمری صدر مملکت کو بھیجی- لیکن صدر فاروق لغاری نے حکومتی سمری پر دستخط کرنے سے انکار کر دیا ہے وزارت قانون نے سپریم کورٹ کوئٹہ بنچ کے فیصلہ کی روشنی میں سینیئر ترین جج کو چیف جسٹس آف پاکستان تعینات کرنے کی سمری تیار کر کے ایوان صدر کو بھجوائی تھی-

○ ایک فوجی ترجمان نے واضح کیا ہے کہ ریاستی اداروں نے بحران حل کرنے کے لئے مہلت حاصل کی ہے- آرمی چیف نے بیرون ملک سے بلائے جانے پر اپنا کردار ادا کیا- بحران ختم کرنا مہلت لینے والوں کی ذمہ داری ہے- آرمی چیف نے قومی مفاد میں کام کر کے ایسا تصادم ہونے سے روک دیا جس کا نتیجہ ناقابل تلافی آئینی بحران تھا- ایسی اخباری رپورٹوں پر تشویش ہے جن کے ذریعہ آرمی چیف کے اس کردار کی ستائش کی گئی ہے جو ایک سیاسی اور آئینی تنازعہ میں ضروری ہوتا ہے- فوج اپنے آئینی کردار اور حدود کی ذمہ داریاں اچھی طرح سمجھتی ہے نہ اس کے سیاسی عزائم ہیں اور نہ وہ اقتدار میں شرکت کی خواہش مند ہے-

○ صدر مملکت جناب فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ آئینی کردار ادا کرتا رہوں گا- کسی کو غلط فہمی نہیں ہونی چاہئے- قانون سازی حساس مسئلہ ہے نیا قانون بناتے وقت بہت سارے پہلوؤں کو مد نظر رکھنا چاہئے- کسی بل کو 30 دن تک اپنے پاس رکھ سکتا ہوں-

○ ججوں کی سینارٹی کے بارے میں چیف جسٹس سجاد علی شاہ نے کارروائی کی اشاعت پر پابندی لگا دی ہے-

○ وزیراعظم محمد نواز شریف نے موٹروے کی افتتاحی تقریب کے سلسلہ میں لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ عوام سازشیوں کو روند ڈالیں- 14 کروڑ عوام کی مدد سے سازشی عناصر کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ کر دیا جائے گا- قوم کا بچہ بچہ میرے ساتھ ہے- انہوں نے کہا میرے دل میں قوم کا درد ہے- میں نہیں چاہتا کہ نوجوان ڈگریاں لئے بے روزگار پھرتے رہیں- ہر ہنرمند بیروزگار کے لئے شخصی ضمانت پر ایک لاکھ روپے قرض دینے کا اعلان کرتا ہوں موٹروے پر ایک ہفتے تک مفت سفر کرنے کی سہولت ہو گی- 333 کلو میٹر موٹروے بنانے کا خواب سچ ہو گیا ہے-

○ وزیراعظم نے بجنیال کے مقام پر تختی کی نقاب کشائی کر کے موٹروے کا باقاعدہ افتتاح کیا- آئندہ ماہ پشاور' اسلام آباد اور پھر لاہور' کراچی موٹروے پر کام شروع کر دیا جائے گا- وزیراعظم نے بھیرہ- بھلوال- پنڈی بھٹیاں- شیخوپورہ اور دیگر مقامات پر خطاب کیا- کاروان میں ہزاروں گاڑیاں شامل تھیں- ہر انٹر چینج پر عوامی نمائندوں کی قیادت میں قافلے شامل ہوتے رہے-

○ وزیراعظم نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم نے دہشت گردی کے خلاف قانون بنایا تو کیا برا کیا؟ عوام بتائیں یہ قانون اچھا تھا یا برا؟- عوام نے جواب میں کہا کہ اچھا تھا- وزیراعظم نے کہا لوٹا کریسی ختم کی- کیا برا کیا؟ قومی خزانہ خالی ہونے کے باوجود قومی ترقی کے لئے اپنا فرض ادا کیا- انہوں نے کہا کہ اس سے بڑا احتساب کیا ہو گا کہ بے نظیر کے سوئس اکاؤنٹ منجمد کئے گئے-

○ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس سید سجاد علی شاہ نے کہا ہے کہ نواز شریف پلاٹ کیس کے ریکارڈ کو قانون کے مطابق دیکھیں گے کیس کی سماعت کے دوران وہاب الخیری ایڈووکیٹ نے کہا کہ الاٹمنٹ سے امانت میں خیانت ثابت ہوئی اور ذمہ دار کو سزا نہ دی گئی تو یہ سلسلہ جاری رہے گا- اٹارنی جنرل نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ پلاٹ میرٹ پر دیئے گئے اختیارات کا غلط استعمال نہیں کیا گیا- چیف جسٹس نے کہا کہ یہ ایک احتسابی معاملہ ہے باریکی میں کیوں جاتے ہیں مزید سماعت 2- دسمبر تک ملتوی کر دی گئی ہے-

○ مسلم لیگ فنکشنل گروپ کے سربراہ پیر علی مردان شاہ عرف پیر پگاڑا نے کہا ہے کہ تیاری ہو چکی 'لواحقین سوچ رہے ہیں' مردہ دفن کیسے کیا جائے- سمجھوتوں کا وقت گزر گیا ہے- جی ایچ کیو نے کھلی چھٹی دے دی ہے- نئے سیٹ اپ میں سیاست دانوں کی گنجائش نہیں- ہماری باتوں پر ہنسنے والے خود مذاق اور سرکاری مہمان بنیں گے- احتساب بے احتساب آ رہا ہے-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ کوئٹہ بنچ کا فیصلہ غیر آئینی اور انصاف کے منافی ہے- فاضل جج عدلیہ کی تقسیم کے کھیل میں فاؤل کھیلنے سے گریز کریں-

○ معروف آئینی ماہر قانون دان ایس ایم ظفر نے سپریم کورٹ کوئٹہ بنچ کی جانب سے چیف جسٹس پاکستان سید سجاد علی شاہ کو معطل قرار دیئے جانے کے حکم پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ انہونی ہو گئی- مجھے افسوس ہے کہ سپریم کورٹ آج تقسیم ہو گئی ہے- اور اس کے احترام اور عزت میں یقیناً بے حد کمی آ چکی ہے- اب توہین عدالت کا معاملہ باقاعدہ جنگ میں تبدیل ہو جائے گا-

○ امریکی وزیر دفاع نے کہا ہے کہ عراق کے خلاف فوجی کارروائی کا راستہ بند نہیں ہوا- عراق اقوام متحدہ کے معائنہ کاروں کو مسلسل دھوکا دے رہا ہے-

○ اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے جنرل سیکرٹری عزالدین لارا نے اقوام متحدہ سے مطالبہ کیا ہے کہ عراق پر عائد پابندیاں ختم کی جائیں- عراق کے عوام برسوں سے ان پابندیوں کی وجہ سے مصائب جھیل رہے ہیں- وہ بہت سزا بھگت چکے ان کی مشکلات ختم ہونی چاہئیں-

○ آزادی ٹرین کی اوکاڑہ اور ساہیوال آمد پر ہنگامے ہو گئے جس سے 57 افراد زخمی ہوئے- درجنوں پاؤں تلے کچلے گئے- ایک اسسٹنٹ کمشنر بھی لاٹھی چارج کی زد میں آ گئے-

○ جرمن اور فرانسیسی سفیروں سمیت تمام یورپی سفیر واپس ایران جا رہے ہیں- ایک جرمن عدالت کے ایران پر دہشت گردی کے الزام کے بعد سفیروں کی بے دخلی ہوئی تھی-

فرحت علی جیولرز اینڈ زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
پروپرائیٹرز، غلام سرور طاہر اینڈ سنز فون 213158

تشخیص علاج ادویات
عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور
گول بازار ربوہ پوسٹ کوڈ 35460 فون 212399
خصوصی رعایت

PIM'S STUDIO
واہ کینٹ میں احمدی بھائیوں کیلئے خوشخبری اپنی زندگی کے یادگار لمحات جدید آلات سے محفوظ کریں۔ سٹل فوٹوگرافی کیلئے خدمات حاصل کریں • رنگین و بلیک اینڈ وائٹ فوٹو بنوانے کیلئے سٹوڈیو پر تشریف لائیں۔ احمدیوں کیلئے خصوصی رعائت
پمز سٹوڈیو B-64 نزد سنٹرل مارکیٹ لالہ رخ واہ کینٹ
پروپرائیٹر، فہیم احمد بھم

خوشخبری
پردہ کلاتھ ہول سیل ریٹ پر خریدیے اور سلائی مفت کروائیں
یہ پیشکش محدود مدت کے لئے
نیز لیدر جیکٹس کی ریشلر ورائٹی کے لئے تشریف لائیں
ناصر نایاب کلاتھ ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
فون دوکان 434 گھر 211244
اب اسلام آباد میں بھی خدمت کے لئے پیش پیش
نایاب کلاتھ لمیٹڈ فرامکو فرینشرز
55 بلیو ایریا یوسف پلازہ اسلام آباد فون 815834